امن کے متلاشیوں کا نوحہ

مترجم - عرفان انجم - بی - این - کالج پٹنہ

سنگم، پٹنہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۰

ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اعتدال [illegible] رواداری [illegible] کو ایک نقص سمجھا جاتا ہے۔ ایسے لوگ جو پرشور یا ہنگامہ خیز نہیں ان کو سماج کے اندر قدر و منزلت بھی نہیں۔ جارحانہ ذہنیت رکھنے والوں کا سماج ہے۔ ایسے لوگ جو ضبط اور رواداری کی دھجیاں بکھیرتے ہیں وہ آج کی شورکشی زدہ دنیا میں آگے کی طرف گامزن ہیں۔ درحقیقت پرانی سماجی اقدار کے خلاف بغاوت کا ایک روپ ہے جو بالکل بیکار ہے اور وہ میر جو تکبر اور بیگی ہے ممکن اس بغاوت کا پس منظر [illegible] میں تلاش کیا جاتا ہے۔ [illegible] احتجاج جلد ہی تشدد کا رخ اختیار کرتا ہے۔

مذہب پرستی سیاست

انتہا پسند ہی لوگ ہیں جن کے پاس حامیوں کا ایک اور بڑا گروہ ہوتا ہے، جو حکم صادر کرتے ہیں اور جن کی بات سنی جاتی ہے۔ حال ہی میں اس کی مثال کو دیکھیں تنہا ایک شورش انگیز لیڈر کو برسر اقتدار پارٹی نے پارلیمنٹ کے ممبر شپ سے نوازا۔

انتہا پسندوں کی حوصلہ افزائی جو کہ صرف حکومت ہی کرتی ہے اور لاشوں کا سلسلہ پیش کرتا ہے کوئی بھی سوجھ بوجھ کی رغبت گوارہ نہیں کرتی کہ کیا ایسے عناصر کی مناسب ہمت افزائی سے سیاسی صورتحال بہتر نہیں ہوگی اور کیا سیاسی ترقی کے خواہاں کے لئے ان کا رویہ قابل تقلید نہیں ہوگا؟ کیا پنڈت رسیش کمار لیڈرانی اور نمال دیوان کے منصوبہ [illegible] کو [illegible]۔ ما سکی تھے اور زدہ ضبط کا مادہ رکھتے تھے اور سماجی اور پرسیاسی تھے وہ گوشہ گمنامی میں کھو گئے۔ جو طلبا اور تخریبکاری میں دلچسپی لیتے اور ان کو سیاسی پارٹیاں منتخب کر لیتیں۔ آج کی سیاست انہی لوگوں پر مشتمل ہے۔ قانون ساز اسمبلی میں چھلانگ لگانے کے بعد وہ میں سے کچھ نے وزارت کے عہدے تک ترقی کر کے اپنے انتخاب پر مہر ثبوت ثابت کر دیا۔

اب بابری مسجد رام جنم بھومی تنازعہ کا بھی جائزہ لیں فریقین میں سے کوئی نہ کوئی حقیقت نہ کہ یا ر ہے اور دینی رواداری اور ہم آہنگی کو پسند کرتا ہے دلکو ہند و پریشد بجرنگ دل شیو سینا اور بی۔ جے۔ پی نے بے پایاں اثر و رسوخ قائم کئے ہیں کیونکہ ان سب تنظیموں نے لوگوں کا ذہن متوجہ کرنے بے پایاں اثر و رسوخ اور انتہا پسندانہ طور پر اپنا یا ہے۔ اس سلسلے میں بابری مسجد ایکشن کمیٹی کی ہٹ دھرمی جو گو باو تنظیموں کیلئے مفید ثابت ہو رہی ہے۔

نصف اگست میں مسٹر لال کرشن اڈوانی نے بیان دیا تھا کہ اگر مسلمان بابری مسجد کے گردو نواح میں ایک موزوں منتقلی پر راضی ہو جائیں تو ہندو دونوں کو امن کے نام پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ متھرا اور کاشی کی متنازع عبادت گاہوں سے اپنے دعوے سے دست بردار ہو جائیں اور مستقبل کی نسل کیلئے مسجد اور مندر کی یہ قربت (نزدیکی) فرقہ وارانہ مفاہمت کیلئے ہر وقت ایک [illegible] بن پائی جس نے سمجھا کہ مسٹر اڈوانی کے بیان میں متھرا اور کاشی سے مراد وہ تمام مینار اور مساجد ہیں جو مغلیہ حکومت میں قبل از آزادی کی حالت میں واپس کر دی جائینگی۔ اسکے نتیجے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ جو ناخوشگوار تعلقات ہیں ان میں تبدیلی آئے گی اور مسلمانوں کا اعتماد بحال ہوگا جو دہشت [illegible] سماجی اور [illegible] کیلئے مہلت فراہم کریگا ان [illegible] میں نے [illegible] آف انڈیا کے میرے کو [illegible] والے بیش رفت کا استقبال کرتے ہوئے ایک خط لکھا۔ خط اخبار مذکورہ میں ایک خوشگوار پیش رفت کے عنوان کے تحت شائع ہوا۔ اسکے بعد میں نے مسلم رہنماؤں کو خط ارسال کئے جن میں بابری مسجد ایکشن کمیٹی سے تعلق رکھنے والے رہنما بھی شامل تھے۔ میں نے ان لوگوں سے گزارش کی تھی کہ وہ موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں اور مسٹر اڈوانی سے مذکورہ پیش رفت کریں۔ میں نے اس سلسلے میں متھرا اور [illegible] [illegible] [illegible] جاتا ہے جس میں مذاکرہ کیا مسٹر [illegible] نے میرے موقف کی تائید کی اور [illegible] نے مسٹر اڈوانی کو ایک خط [illegible] ہم لوگ آپ سے [illegible] کرنے کے لئے مذاکرہ کے خواہاں ہیں دستخط کنندگان میں پارلیمنٹ کرنل بشیر حسن زیدی بھی تھے۔ ہمیں بڑی حیرت ہوئی کہ مسٹر اڈوانی کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیاسی اور مذہبی اشخاص بھی پر مرض و انتہا پسندی کا غلبہ ہے۔ رونی یہاں تک کہ بی جے پی کی معاملہ کی بجائے اور فیض خوا نہ کی تو شیخ بھی مسترد کر دی جاتی ہے۔ [illegible] کے [illegible] ہو سکتی تھی اس میں کوئی کمی نہیں آئی جس سے بے گناہ لوگوں کا بے دردانہ قتل جاری ہے۔ افسوس کہ ایک خوشگوار پیش کش محض سراب ثابت ہوئی جس سے ہمیں بڑی مایوسی ہوئی۔

مدیر [illegible] [illegible] کے [illegible] کو [illegible] ہوئی جو [illegible] ہیں۔ [illegible] خیال رکھتے ہیں۔ [illegible]

میں مسٹر سید شہاب الدین اور [illegible] ہفتہ وار [illegible] انگریزی کیلئے [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] تحریری طور پر میری [illegible] ذاتی بات چیت میں انہوں نے میرے نظریہ سے اتفاق کیا تھا۔ بالآخر اس میں نہ یقین کرنے والے سید ثابت ہوئے۔ [illegible] کی [illegible] اور ایسی صورتحال میں جو کوئی [illegible] کا ایک کر [illegible] مایوس ہو جاتا ہے جیسے اسے کیوں یا [illegible] نہیں قرار دیا جاتا تھا عوام کا انداز فکر نفسیاتی طور پر [illegible]

[illegible] اور عمل کے اندر کو بکر [illegible] کے تشدد سے الگ نہیں [illegible] ہے یہ ایک [illegible] ہیں [illegible] میں [illegible] میں کہ اپنے کوئی [illegible] الگ نہیں کر سکتے۔ انتہا پسندی نیز [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] اور پھیلتی ہوئی [illegible]

[illegible] خواندہ لوگ [illegible] سے زیادہ ہوں اور جہاں کے [illegible] آزادی کی جدوجہد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی فضا [illegible] [illegible] کوئی بات نہیں [illegible] اور [illegible] کی مسلسل شکست ہو رہی ہے۔ اس لئے [illegible] کی کوئی بات نہیں کہ ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کام لیتے ہیں اسکا حامی کوئی نہیں۔ جن لوگوں کے پاس اختیارات ہیں وہ بے پایاں تعداد کی حمایت اور [illegible] کی کھائی کو [illegible] کر کے ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔ دوبارہ دوستانہ تعلقات بحال کرنے کے لئے کوئی نہیں یہاں تک کہ مسٹر اڈوانی جیسے لیڈر بھی کیونکہ انہیں اس کا خدشہ ہے کہ وہ کہیں اپنے حمایتوں کا یقین نہ کھو دیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر [illegible] اور دوسرے لوگوں کے [illegible] کے لیڈران نے کوئی پیشکش نہیں کی [illegible] تھا۔ ایسی پیشکش جو

سنگم پٹنہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۰